اہل سنت و جماعت (احناف) کی نماز کا ثبوت ۱۸۱ احادیث کی روشنی میں

# مسنون نماز

تحقیق و تحریر


محدث و محقق شارح جامع ترمذی

ابو اُسامہ ظفر القادری بکھروی

خطیب جامع مسجد الفاروق 20.F واہ کینٹ

موبائل:0344-7519992

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین۔ امابعد!

## ﴿وضو کے فرائض جن کے بغیر وضو نہیں ہوتا﴾

اللہ تعالیٰ عزوجل قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ۔

ترجمہ: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو۔ اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

(کنز الایمان پارہ:۶، سورہ المائدہ: آیت ۶)

اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ وضو کے فرض چار ہیں۔

## ﴿وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے فرض نہیں﴾

۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا تَطَھَّرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنَّہٗ یُطَھِّرُ جَسَدَہٗ کُلَّہٗ وَاِنْ لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی طُھُوْرِہٖ لَمْ یَطْھُرْ مِنْہُ اِلَّا مَامَرَّ عَلَیْہِ الْمَاءُ۔ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے لے۔ (بسم اللہ پڑھ لے) اس طرح سارا جسم پاک ہو جائے گا۔ اور اگر کسی نے دوران وضو اللہ کا نام نہ لیا تو جس عضو پر پانی گزرے گا وہی پاک ہوگا۔

(۱) سنن دار قطنی ۱/۱۲۴ رقم ۲۳۱ (۲) مشکوٰۃ: ص ۴۷ (۳) سنن الکبریٰ بیھقی: ج ۱، ص ۴۴

نوٹ: اسی مضمون کی روایات حضرت ابوہریرہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، دارقطنی: ج ۱، ص ۱۲۵، زجاجۃ المصابیح: ج ۱، ص ۲۴۸، میں موجود ہیں۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن کوفی رضی اللہ عنہ سے "زجاجۃ المصابیح: ج ۱، ص ۲۴۹، ۲۴۸" میں روایات موجود ہیں۔

۲) حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ، عَنْ رَبِیْعٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّہٗ قَالَ یُسَمِّی اِذَا تَوَضَّاءَ، فَاِنْ لَمْ یَفْعَلْ اَجْزَاَہٗ۔ ترجمہ: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (کوئی) وضو کرے تو بسم اللہ پڑھے، اور نہ پڑھے تو بھی وضو ہو جائے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ج ۱، ص ۳، رقم ۱۸)

نوٹ: جو لوگ بسم اللہ کو فرض کہتے ہیں اور دلیل کے طور پر "لا وضو لمن لم یذکر اسم اللّٰہ علیہ" (جامع ترمذی: جلد ۱، ص ۹۰ مترجم) پیش کرتے ہیں۔ یہ دلیل صحیح نہیں ہے۔

۱) کیونکہ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں! امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اس باب میں مجھے کوئی ایسی حدیث معلوم نہیں جسکی سند جید ہو۔

(ترمذی: ج ۱، ص ۹۰ مترجم)

۲) حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے بلوغ المرام ص ۱۱ مترجم میں یہی روایت لکھی اور فرمایا! "اخرجہ احمد، ابو داؤد وابن ماجہ باسناد ضعیف" پھر فرمایا کہ ترمذی میں سعید ابن زید اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی یہی منقول ہے

۳) امام زیلعی علیہ الرحمہ نے بھی امام حاکم کے حوالے سے لکھا ہے! "لا یثبت فی ھذا لباب حدیث"۔ اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔

(نصب الرایہ : ج ۱ ،ص ۴)

۴)حافظ ابن رشد مالکی علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں!''وھذا الحدیث لا یصح عند اھل النقل ''۔اور یہ حدیث اہل نقل (محدثین) کے نزدیک صحیح نہیں۔

(بدایۃ المجتھد : ج ۱ ،ص ۱۷)

۵)تحفۃ الاحوذی میں ہے!

''فکل ماروی فی ھذا الباب فلیس بقوی'' پس اس باب میں کوئی روایت قوی نہیں۔

(تحفۃ الاحوذی ج ۱ ،ص ۳۵)

لہٰذا اس روایت سے وضو کے فرائض کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔ملاحظہ فرمایئے: (توضیح السنن شرح آثار السنن: ج ۱ ،ص ۳۰۷)

## ﴿وضو میں سر کا مسح ضروری ہے﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے!

''یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْابِرُءُ وْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ۔ترجمہ۔اے ایمان والو!!جب نماز کے لیے کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ۔اور اپنے کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو۔اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔ (سورہ: المائدہ: آیت ۶ ،پارہ ۶)

۳)''عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَتَوَضَّأُ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ قِطْرِیَّۃٌ فَاَدْخَلَ یَدَہُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَۃِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِہِ وَلَمْ یَنْقُضِ الْعِمَامَۃَ''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا۔آپ کے سر مبارک پر قطری عمامہ تھا۔آپ نے عمامہ کے نیچے ہاتھ ڈال کر سر کے اگلے حصے پر مسح فرمایا اور عمامہ کو کھولا نہیں۔

(۱)سنن ابو داؤد ۱/۱۹ (۲)زجاجۃ المصابیح ۱/۲۶۳ (۳)سنن الکبریٰ بیھقی: ۱/۶۰ ،رقم ۲۸۴

۴)''مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیَّ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْعِمَامَۃِ ؟فَقَالَ : لَا ۔حَتّٰی یُمْسَحَ الشَّعْرُبِالْمَاءِ''۔

حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ انھیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں سوال ہوا ۔آپ نے فرمایا! جائز نہیں۔جب تک بالوں کا پانی سے مسح نہ کرے۔

(۱)مؤطا امام مالک ص ۴۷رقم ۷۴ (۲)مؤطا امام محمدص ۶۰ (۳)زجاجۃ المصابیح: ج ۱ ،ص ۲۶۴

## ﴿گردن پر مسح کرنا مستحب ہے﴾

۵)''عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عُنُقَہٗ وُقِیَ الْغُلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ''۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا!جس نے وضو کیا اور گردن پر مسح کیا تو وہ قیامت کے دن طوق سے محفوظ رہے گا۔

(۱)التلخیص الحبیر: ج ۱ ،ص ۲۸۸ رقم ۹۸ (۲)مسند فردوس مع تسدید القوس : ج ۴ ،ص ۴۴

(۳)ابو نعیم تاریخ اصبھان ۲/۱۱۵ (۴)زجاجۃ المصابیح: ج ۱ ،ص ۲۵۷ (۵)تنزیہ الشریعہ ۲/۷۵

۶)''عَنْ مُوْسٰی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ: مَنْ مَسَحَ قَفَاہُ مَعَ رَأْسِہٖ وُقِیَ الْغُلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ''۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سر کے ساتھ گردن کا بھی مسح کرے وہ قیامت کے دن طوق سے بچ جائے گا۔

(۱)التلخيص الحبير ۱/۲۸۸ (۲)زجاجة المصابيح ۱/۲۵۷

(۳)اخرجه ابو عبيد فی ،کتاب الطهور ،ص ۳۷۳ رقم ۳٦۸

## ﴿شرم گاہ پر ہاتھ لگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا﴾

۷)''عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَجُلٌ مَسَسْتُ ذَكَرِیْ اَوْقَالَ الرَّجُلُ يَمَسُّ ذَكَرَهٗ فِي الصَّلَاةِ أَعَلَيْهِ الْوُضُوْءِ ؟فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :لا ،اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ ، اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَ صَحَّحَهُ ،اِبْنُ حِبَّانَ ، وَقَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِیْ هُوَ أَحْسَنُ مِنْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ''۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میں اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگاؤں یا کوئی شخص بھی ایسا کرے تو اس کا وضو جاتا رہے گا یا نہیں؟۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے ۔اس کو روایت کیا امام احمد، ابوداؤد، ترمذی ،نسائی، ابن ماجہ نے ۔ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا۔ابن مدینی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بُسرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ بہتر ہے ۔

۱)بلوغ المرام مترجم: ص ۲۵ رقم ۷۲

۲)زجاجة المصابيح ۱/۲۱۳

۳)مؤطا امام محمد ص ۴۳

۴)شرح معانی الآثار مترجم ۱/۱۵٦

۵)مسند احمد ج ۴،ص ۲۳ ،رقم الحديث ۱٦۳۹۵ قال شعيب حسن

٦)سنن ابو داؤد : ۱/۷۲ ،رقم ۱۸۲

۷)جامع ترمذی: ۱/۱۳۱ ،رقم ۸۵ قال الالبانی صحیح

نوٹ: امام ترمذی فرماتے ہیں! متعدد صحابہ اور بعض تابعین شرم گاہ کو ہاتھ لگانے کے بعد وضو ضروری نہیں سمجھتے ۔اہل کوفہ اور ابن مبارک کا یہ مسلک ہے ۔اس باب میں روایت کردہ احادیث میں یہ حدیث احسن ہے ۔ (جامع ترمذی: ج ا،ص ۱۱۵ مترجم ،باب شرم گاہ کو چھونے سے وضو نہ کرنا )

صحابہ کرام میں سے حضرت علی ،حضرت عبد اللہ بن مسعود ،حضرت سعد بن ابی وقاص ،حضرت عبد اللہ بن عباس ،حضرت عمار بن یاسر ،حضرت حذیفہ بن یمان ،حضرت عمران بن حصین ،حضرت ابو الدرداء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک شرم گاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۔ملاحظہ فرمایئے:

(زجاجة المصابيح ۱/۲۱٦،۲۱۵ ،مؤطا امام محمد،طحاوی،مصنف ابن ابی شیبة،طبرانی اور مجمع الزوائد وغیرہ کتب میں)

## ﴿باریک جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں﴾

آج کل لوگ اس مسئلہ میں غلطی کر رہے ہیں۔حضور ﷺ سے باریک جرابوں پر مسح کرنے کی ایک بھی صحیح مرفوع روایت نہیں ۔جو لوگ جرابوں پر مسح کے قائل ہیں۔انہی کے ایک مستند عالم کی تحقیق ملاحظہ ہو۔

''علامہ عبد الرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد لکھتے ہیں ۔

''وَالْحَاصِلُ عِنْدِیْ اَنَّهٗ لَيْسَ فِي بَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مَرْفُوْعٌ خَالٍ عَنِ الْكَلَامِ

ترجمہ۔(تمام روایتوں کو لکھنے کے بعد )میری تحقیق کا حاصل یہ ہے ۔کہ جرابوں پر مسح کرنا۔کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں ۔جو محدثین کی جرح و تنقید سے خالی ہو۔ (تحفة الاحوذی ۱/۱۲)

## ﴿اوقات نماز حنفی، احادیث کی روشنی میں﴾

فقہا احناف کے نزدیک اس میں تفصیل ہے یعنی وقت میں تین حال پائے جاتے ہیں

(۱) کل وقتِ نماز (۲) مکروہ وقتِ نماز (۳) مستحب وقتِ نماز

۱) **کل وقتِ نماز:** نماز کے شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک کو کل وقت نماز کہتے ہیں۔

۲) **مکروہ وقتِ نماز:** نماز کے بعض اوقات وہ ہیں جن میں نماز مکروہ ہوگی۔ اگر چہ وقت نماز کہلائے گا۔

۳) **مستحب وقتِ نماز:** جن وقتوں میں نماز ادا کرنا یا جماعت کرانا افضل ہوتا ہے اسے مستحب وقت نماز کہتے ہیں۔

ہم احناف نماز مستحب وقت میں پڑھنے کے قائل ہیں کیونکہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔

## ﴿نماز فجر کا مستحب وقت﴾

۸) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهُ أَعْظَمُ لِأُجُوْرِكُمْ أَوْ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ''

سند کے بعد۔حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! صبح کو خوب روشن کیا کرو۔ کیونکہ اس میں تمہارے لیے ثواب زیادہ ہے۔یا اس کا ثواب زیادہ ہے۔

۱) سنن ابو داؤد ۱/ ۱۶۲، باب وقت الصبح، رقم الحدیث ۴۲۴

۲) جامع ترمذی: ج۱ ۔ص ۹۴، باب الاسفار

۳) مسند حمیدی: ج۱، ص ۹۹، رقم الحدیث ۴۰۹

۴) شرح معانی الآثار: ج۱، ص۳۶۷

۵) نصب الرایة: ج۱، ص۲۳۸

۶) سنن دارمی: ۱/ ۳۰۰، رقم۱۲۱۷

۷) اس مضمون کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ہے۔دیکھئے: مسند امام اعظم: ص ۴۷ مترجم

۸) توضیح السنن شرح آثار السنن: ج۱، ص ۴۱۴، رقم الحدیث ۲۱۶۔ اس کی سند صحیح ہے۔

۹) مسند احمد۳/ ۴۶۵، رقم۱۵۹۱۳

۹) ''حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا أَجْمَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مَا أَجْمَعُوْا عَلَى التَّنْوِيْرِ بِالْفَجْرِ ''۔

سند کے بعد۔حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے صبح کی نماز روشنی میں پڑھنے پر اتفاق کیا ہے۔

۱) مصنف ابن شیبة: ج۱، ص ۳۲۲ رقم ۳۲۷۵

۲) شرح معانی الآثار طحاوی: ج۱، ص۳۷۸، رقم الحدیث ۱۰۱۶

۳) زجاجة المصابیح: ج۱، ص ۴۲۴، رقم الحدیث ۸۱۷ مترجم

## ﴾نماز ظہر کا مستحب وقت﴿

احناف کے نزدیک ظہر کی نماز سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں ٹھنڈی کر کے یعنی تھوڑی دیر کے بعد پڑھنی چاہیے۔

۱۰)''حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ ،قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَفِظْنَاہُ مِنَ الزُّھْرِیِّ ،عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ ،عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ أَنَّ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِا لصَّلوٰۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ ''۔سند کے بعد۔حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کیا کرو۔کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔

۱) صحیح بخاری ۱/۱۴۲ رقم۵۳۶

۲) سنن ابو داؤد: ج۱ ،ص ۱۹۸ ،رقم الحدیث ۴۰۱

۳)صحیح مسلم: ج۱ ،ص ۲۲۴

۴)سنن نسائی: ج ۱ ،ص۸۷

۵)جامع ترمذی: ج۱ ،ص۱۴۷ ،رقم الحدیث ۱۴۹ ،باب ظھر کی نماز تاخیر سے پڑھنا

۶)سنن ابن ماجہ : ج۱ ،ص ۴۹

۷)شرح معانی الآثار طحاوی: ج۱ ،ص۳۸۳،رقم الحدیث ۱۰۳۲

۸)زجاجۃ المصابیح، ج۱ ،ص ۱۴ ۴، رقم الحدیث ۷۸۲

۹)مسند حمیدی: ج۲،ص ۴۲۰،رقم الحدیث ۹۴۲ طبع بیروت

۱۰)بلوغ المرام مترجم،ص ۳۱،رقم الحدیث ۱۷۱

۱۱)توضیح السنن شرح آثارالسنن، ج۱ ،ص۴۱۶

۱۲)مسند احمد: ج۲،ص ۲۲۹، حدیث نمبر ۷۱۳۰ ، صفحہ ، ۲۳۸ ،حدیث نمبر ۷۲۴۵

۱۱)''حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ،قَالَ حَدَّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ،حَدَّ ثَنَا أَبُوْ خَالِدَۃَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا کَانَ الشِّتَآ ءُ، بَکَّرَ بِا لظُّھْرِ ، وَاِذَا کَانَ الصَّیْفُ أَبْرَدَبِھَا''۔

سند کے بعد۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سردیوں میں نماز ظہر جلدی ادا فرماتے اور گرمیوں کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھتے

۱)شرح معانی الآثار طحاوی: ج۱ ،ص۱۸۸ ،رقم الحدیث ۱۱۲۹

۲) سنن نسائی: ج۱ ،ص ۵۸

۳)مشکوٰۃ: ص، ۶۲

۱۲)''وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَزِیْدِ بْنِ زِیَادٍ ،عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی ،أُمِّ سَلْمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّہُ سَأَلَ أَبَا ھُرَیْرَۃَ عَنْ وَقْتِ الصَّلوٰۃِ؟ فَقَالَ أَبُوْ ھُرَیْرَۃَ، أَنَا أُخْبِرُکَ صَلِّ الظُّھْرَ ، اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَکَ ،وَالْعَصْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَیْکَ ''

سند کے بعد۔حضرت عبد اللہ بن رافع رضی اللہ عنہ۔مولیٰ ام سلمہ زوجہ نبی ﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اوقات نماز کے متعلق پوچھا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ظہر کی نماز پڑھو جب سایہ تمہارے برابر ہو جائے اور جب تم سے دوگنا ہو جائے تو نماز عصر پڑھو۔

۱)مؤطا امام مالک: ص،۳۸،رقم الحدیث ۹ ،باب وقوت الصلوٰۃ

۲)زجاجة المصابیح: ج ۱، ص ۴۰۱مترجم،رقم الحدیث ۷۵۷ اسکی سند صحیح هیں۔

۳)مصنف عبد الرزاق، ۵۴۰/۱

۴)تمہید ۸۶/۲۳ میں بھی اسی طرح مروی ہے

۵)شرح صحیح مسلم للسعیدی: ج ۲، ص ۲۳۹

## ﴿نمازعصر کا مستحب وقت﴾

احناف کے نزدیک نمازعصر دومثل کے بعد شروع ہوتی ہے۔حدیث نمبر ۱۲حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فرمان سے دومثل کے بعدعصر واضح ہے۔دیگر روایات ملاحظہ فرمائیے۔

۱۳)''حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ أَبِی الْوَزِیْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ الْیَمَامِیُّ حَدَّثَنِی یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ،الْمَدِیْنَةَ فَکَانَ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَیْضَآءَ نَقِیَّةً''۔

سند کے بعد۔حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد مدینہ منورہ کے اندر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نمازعصر میں اتنی تاخیر کردیتے کہ سورج میں سفیدی اور صفائی ہوتی۔ (سنن ابوداؤد: ج ۱،ص ۱۵۸،باب وقت العصر،رقم الحدیث ۴۰۸)

۱۴)''عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔۔۔ثُمَّ صَلَّی بِنَا الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ الظِّلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَیْهِ۔۔۔الخ ''۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز ایسے وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دومثل کو پہنچ گیا۔

۱)مصنف ابن ابی شیبة: ۳۱۸/۱،رقم ۳۲۴۵

۲)زجاجة المصابیح مترجم: ج ۱، ص ۴۰۲،رقم الحدیث ۷۵۸

## ﴿نمازمغرب کا مستحب وقت﴾

نمازمغرب سورج غروب ہونے کے بعد ہے۔

۱۵)''حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِی عُبَیْدٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَکْوَعِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔۔۔قَالَ أَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ سَلْمَةَ بْنِ الْأَکْوَعِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ''۔

سند کے بعد۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نمازمغرب اس وقت ادا فرماتے۔جب سورج غروب ہوکر پردوں کے پیچھے چھپ جاتا۔امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ سلمہ بن اکوع کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱)جامع ترمذی: ۲۸۸/۱،رقم الحدیث ۱۶۴

۲)صحیح مسلم ۱۱۵/۲

۳)صحیح بخاری ۱۴۷/۱

۴)مسند احمد ۵۵/۴،رقم الحدیث ۶۶۵

۵)سنن ابو داؤد: ۲۰۱/۱،باب وقت المغرب رقم الحدیث ۴۱۶

## ﴿نماز عشاء کا مستحب وقت﴾

## ﴿نماز عشاء میں تاخیر کرنا مستحب ہے﴾

۱۶)''حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ،حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ،عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ،عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَ مَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ..قَالَ أَبُوْ عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ''۔سند کے بعد۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اگر میں اپنی اُمت پر گراں نہ سمجھتا تو انھیں عشاء کی نماز تہائی رات یا نصف رات تک دیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱)جامع ترمذی: ج ۱، ص ۲۹۳،رقم الحدیث۱۶۷

۲)مسند احمد : ج ۲،ص ۲۵۰،رقم الحدیث ۷۴۰۲

۳)سنن ابن ماجه : ۱/ ۵۰ قال البانی صحیح .قال شعیب حسن،

۴)مصنف ابن ابی شیبة ۱/ ۳۳۱ رقم الحدیث ۳۳۶۴

۱۷)''حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ''۔

سند کے بعد۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز دیر سے پڑھا کرتے تھے۔

۱) صحیح مسلم: ۲/ ۱۱۸ ،باب، وقت العشاء وتاخیر ها،رقم الحدیث ۱۴۸۵

۲)مسند احمد: ج۵،ص ۸۹،رقم الحدیث ۲۱۱۱۴،صححه ابن حبان

## ﴿اذان واقامت کے کلمات دو،دو دفعہ ہیں﴾

۱۸)''حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيدٍ الْأَ شَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ أَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ :شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْأَقَامَةِ......وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْأَذَانُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْإِقَامَةُ مَثْنٰى: وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ،وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَهْلُ الْكُوفَةِ''۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی اذان اور اقامت دو دومرتبہ تھی۔(یعنی کلمات دودومرتبہ) امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں! بعض علماء فرماتے ہیں۔اذان اور اقامت دونوں کے کلمات دو دومرتبہ ہیں۔سفیان ثوری، ابن مبارک اور اھل کوفہ (امام ابوحنیفہ اور ان کے متبعین رحمہم اللہ) کا یہی مسلک ہے۔

۱)جامع ترمذی: ج ۱، ص ۳۳۸،رقم الحدیث ۱۹۴

۲)مستخرج ابی عوانة: ج ۱، ص ۳۴۴رقم الحدیث ۷۴۶

۳)توضیح السنن شرح آثار السنن: ۱/ ۴۶۷،رقم الحدیث ۲۳۶

۴)زجاجة المصابیح: ۱/ ۴۵۵،رقم الحدیث ۸۷۴

۵)شرح صحیح مسلم للسعیدی: ۱/ ۵۵۴

۶)مصنف ابن ابی شیبة: ۱/ ۲۰۶،رقم ۲۱۵۱

۱۹)''حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰی قَالَ حَدَّ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدِبْنِ کَاسِبُ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بَلَالٍ، اَنَّهُ کَانَ یُثَنِّی الْاَذَانَ وَ یُثَنِّی الِاقَامَةَ''۔

حضرت اسود بن یزید، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے الفاظ دو دومرتبہ ادا کرتے اور اقامت کے الفاظ کو بھی دو دومرتبہ ادا کرتے تھے۔

۱)شرح معانی الآثار طحاوی: ج ۱، ص ۱۳۴، رقم الحدیث ۸۲۶

۲)مصنف عبد الرزاق: ج ۱، ص ۴۶۲

۳)دار قطنی: ج، ص ۲۴۲

۴)زجاجة المصابیح: ج ۱، ص ۴۵۶، رقم الحدیث ۸۷۷

۵)توضیح السنن شرح آثار السنن: ج ۱، ص ۴۲۹، رقم الحدیث ۲۴۰ اسناده صحیح

۶)شرح صحیح مسلم للسعیدی: ۱/ ۵۵۵

۷)مصنف ابن شیبة: ۱/ ۲۰۶، رقم ۲۱۵۵

نوٹ: حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت ثوبان، حضرت ابومحذورہ رضوان اللہ علیہم اذان واقامت میں کلمات دو دومرتبہ کہتے تھے۔

۲۰)''عَنْ اَبِی مَحْذُوْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ الْاِقَامَةَ. اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ''۔ اسکی روایت ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے کی۔

(زجاجة المصابیح: ج ۱، ص ۴۵۱، رقم الحدیث ۸۶۸)

۲۱)''حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِیْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِی الْاِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً اِنَّمَا هُوَ شَیْءٌ اسْتَخَفَّهُ الْاُمَرَاءُ، فَأَخْبَرَ مُجَاهِدٌ اَنَّ ذَالِکَ مُحْدَثٌ وَاَنَّ الْاَصْلَ هُوَ التَّثْنِیَةُ''۔

فطر بن خلیفہ نقل کرتے ہیں کہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہنا حکمرانوں نے تخفیف کی خاطر اختیار کیا۔ تو حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہ بدعت ہے۔ اور اصل بات دو دو بار کلمات کہنا ہے۔

۱)شرح معانی الآثار ۱/ ۱۳۶ رقم الحدیث ۸۳۹

۲)زجاجة المصابیح ۱/ ۴۵۷ رقم الحدیث ۸۸۱

۳)مصنف عبد الرزاق: ج ۱، ص ۴۶۳، کتاب الصلوٰة، رقم ۱۷۹۳

۴)مصنف ابن ابی شیبة: ۱/ ۲۰۵

۵)توضیح السنن شرح آثار السنن: ج ۱، ص ۴۷۱، رقم الحدیث ۱۲۴۵ اسناده صحیح

۲۲)''وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ النَّخَعِی کَانَ النَّاسُ یَشْفَعُوْنَ الْاِقَامَةَ حَتّٰی خَرَجَ هٰؤُلَاءِ یَعْنِی بَنِیْ اُمَیَّةَ فَاَفْرَدُوا الْاِقَامَةَ وَ مِثْلُهُ لَا یَکْذِبُ، وَاَشَارَ اِلٰی کَوْنِ الْاِفْرَادِ بِدعَةً''۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہمیشہ سے مسلمان کلمات اقامت دو دومرتبہ کہتے آئے تھے۔ یہاں تک کہ بنی اُمیہ نے خروج کیا۔ اور کلمات اقامت کو ایک ایک بار کہنا شروع کیا۔ اور یہ عمل بدعت ہے۔

۱)بدائع الصنائع: ج ۲،ص ۹۳

۲)شرح صحیح مسلم للسعیدی: ج ۱ ،ص ۵۵۶

یہی بات امام زیلعی رحمہ اللہ نے ''تبیین الحقائق ۱/۴۳۶باب الاذان'' میں ابوالفرج سے نقل فرمائی ہے۔اسی طرح ''زجاجة المصابیح ج ۱ ، ص ۴۵۷ ''میں بھی ہے۔

## ﴿نمازی اقامت کے وقت کب کھڑے ہوں﴾

فقہ حنفی میں واضح موجود ہے کہ جب اقامت کہی جائے تو نمازی حی علی الصلوۃ،حی علی الفلاح یا قد قامت الصلوۃ پر کھڑا ہو اس سے پہلے کھڑے ہو کر اقامت سننا مکروہ ہے۔ (دیکھئے:''فتاویٰ عالمگیری: ج۱،ص۵۷''ودیگر کتب فقہ)

۲۳)''وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِی کَثِیْرٍ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ وَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ أَبِی قَتَادَةَ عَنْ أَبِی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا أُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِی وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ اِذَا أُقِیْمَتْ أَوْ نُوْدِیَ''۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! کہ جب نماز کی اقامت ہو تو اس وقت کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔۔۔۔۔ابن حاتم نے کہا جب اقامت ہو یا اذان۔

۱)صحیح مسلم ۲/۱۰۱ ،رقم الحدیث ۱۳۹۵

۲)صحیح بخاری ۱/۳۳۵،رقم الحدیث،۶۰

۳)مسنداحمد: ج۵،ص۲۹۷ ،رقم الحدیث،۲۲۹۰۰

۴)جامع ترمذی: ج ۱ ،ص ۱۳۴مترجم،رقم الحدیث ۵۷۴

۵)ابو داؤد: ج ۱ ،ص ۲۴۳ مترجم ،رقم الحدیث ۵۳۶

۶)سنن نسائی: ج ۱ ،ص ۳۶۹ مترجم،رقم الحدیث ۷۹۳

۷)صحیح ابن خزیمہ ۳/۱۴ رقم ۱۵۲۶

۸)صحیح ابن حبان: ۵/۵۱،رقم ۱۷۵۵

۹)سنن دارمی : ۱/۳۲۲،رقم ۱۲۶۱

۱۰)زجاجة المصابیح: ج ۱ ،ص ۱۴۸،رقم الحدیث ۹۳۹

۱۱) مسند حمیدی: ج ۱ ،ص ۲۰۵،رقم الحدیث ۴۲۷

۱۲)حاشیہ مؤطا امام محمد: ص ۸۹

## ﴿حدیث کی شرح﴾

علامہ مُلا علی قاری علیہ الرحمۃ''مرقات''میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں!''ولعلہ ﷺ کان یخرج من الحجرة بعد شروع المؤذن فی الاقامة و یدخل فی محراب المسجد عند قوله حی علی الصّلوٰة ولذا قال ائمتنا ویقوم القوم الامام والقوم عند حی علی الصّلوٰة''۔شاید کہ حضور ﷺ حجرے شریف سے تکبیر کہنے والے کی تکبیر شروع کرنے کے بعد نکلتے تھے۔اور محراب مسجد میں حی علی الصلوۃ کہنے کے وقت

تشریف لاتے۔اس لیے ہمارے ائمہ نے فرمایا کہ امام اور مقتدی حی علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑے ہوں۔

(حاشیہ مشکوٰۃ:ص۶۴ بحوالہ فتاوٰی احملیہ: ج۲،ص۱۸۵)

یہی بات شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ''شرح مشکوٰۃ اشعۃ اللمعات باب اذان حدیث ابی قتادۃ'' کے تحت فرمائی ہے۔

۲۴)''وَ کَانَ اَنَسٍ یَقُومُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہتا۔

(نووی شرح مسلم ۲/ ۳۸۳ علی حدیث ابی قتادۃ)

## ﴿کراہیت کا ثبوت﴾

''وَفِی الْمُصَنف کَرِہَ ھِشَّامِ بنِ عُرْوَۃَ: یَقُولُ الْمُؤَذِّن قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃ ''۔مصنف (عبدالرزاق) میں ہے کہ حضرت ھشام بن عروۃ رضی اللہ عنہ مکبر کے قد قامت الصلوٰۃ کہنے سے پہلے کھڑا ہونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری: ج۸،ص ۲۱۱)

کتاب الآثار میں ہے!''عن الامام الاعظم عن طلحۃ عن مطرف عن ابراھیم انہ قال اذا قال المؤذن حی الفلاح فینبغی للقوم ان یقوموا للصلوٰۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ''

حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہنے والا حی علی الفلاح پر پہنچے تو قوم کے لیے کھڑا ہونا مناسب ہے۔امام محمد نے فرمایا ہم اسی کو دلیل بناتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ کا قول ہے۔

۱)کتاب الآثار محمد ۱/ ۸۴ رقم ۶۲

۲)صحیح البھاری:ص ۴۶۹

اور دیگر صحابہ کرام کے بارے میں امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں''قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ أَبِیْ قَتَادَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ کَرِہَ قَوْمٌ مِنْ أَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَیْرِ ھِمْ أَنْ یَنْظُرَ النَاسَ الْاِمَامَ وَھُمْ قِیَامٌ قَالَ بَعْضُھُمْ اِذَا کَانَ الْاِمَامُ فِی الْمَسْجِدِ وَأُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَاِنَّمَا یَقُوْمُوْنَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، وَھُوَ قَوْلُ ابْنُ الْمُبَارَکِ''

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابی قتادہ حسن صحیح ہے۔اہل علم صحابہ کرام کی جماعت نے کھڑے ہو کر امام کی انتظار کو مکروہ کہا ہے۔بعض علماء فرماتے ہیں۔جب امام مسجد میں ہی ہو۔اور تکبیر کہی جائے تو لوگ قد قامت الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں۔یہ ابن مبارک کا قول ہے۔

(جامع ترمذی ۱/ ۳۴۱،باب کراھیہ ان ینظر الناس الامام وھم عند افتتاح الصلوٰۃ)

## ﴿بلا عذر دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا جائز نہیں﴾

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے!

''اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا. ''۔بے شک نماز مومنوں پر فرض ہے۔اپنے مقررہ وقت پر۔(پارہ۵:سورۃ النسا،آیت۱۰۳)

۲۵)''عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَ عَرَفَاتٍ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ ہمیشہ اپنے وقت پر نماز پڑھتے تھے۔

۱)سنن نسائی: ج۵/ ۵۴ ۲ رقم ۳۰۱۰ باحکام البانی

۲)صحیح مسلم ۱/ ۴۱۷

۲۶)''عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ...ثُمَّ قَالَ أَمَا اِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْئَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى''۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! نیند میں قصور اور کوتاہی نہیں ہے۔قصور یہ ہے کہ کوئی شخص دوسری نماز کا وقت آنے تک پہلی نماز نہ پڑھے۔

۱)صحیح مسلم: ج۳، ص ۱۵۴رقم ۱۰۹۹

۲)شرح معانی الآثار طحاوی: ج۱ ص۳۳۸،رقم الحدیث ۹۰۹

۳) مسند حمیدی: ج۱، ص۶۳،رقم الحدیث ۱۱۴

۲۷)''حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ ،عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ زِيَادِ نِ الْمَوْ صِلِيِّ ،عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ،كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَ يُقَدِّمُ الْعَصْرَ وَ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَ يُقَدِّمُ الْعِشَاءَ''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت سفر میں ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کو مقدم فرماتے تھے۔مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کو مقدم فرماتے۔

۱)شرح معانی الآثار: ج۱،ص ۱۶۴،رقم الحدیث ۹۸۵

۲)شرح مسلم : ۲/ ۲۱۶

۳)مسند احمد۶/ ۱۳۵،رقم الحدیث ۲۵۵۵۳ ۔حدثنا و کیع حدثنا مغیرۃ بن زیاد عن عطا عن عائشۃ

۴)مصنف ابن ابی شیبۃ بسند حسن بطریق و کیع بن الجرح ۲/ ۴۵۷

اگر کسی مجبوری کی حالت میں نماز اکٹھی پڑھنی پڑھے تو ظہر کو اسکے آخری وقت اور عصر کو اس کے اول وقت میں ادا کریں۔اسی طرح مغرب اور عشاء پڑھیں۔جیسا کہ حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ظاہر ہے نہ کہ ایک وقت میں دو نمازیں اکٹھی پڑھیں۔

## ﴿عمامہ یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا چاہیے﴾

۲۸)''اخبرنا عتاب زیاد قال اخبرنا عبد اللّٰہ بن مبارک قال اخبرنا ابو شیبۃ الواسطی عن ظریف بن شھاب عن الحسن قال کان رسول اللّٰہ ﷺ یعتم ویرحی عمامۃ بین کتفیۃ''۔حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ عمامہ شریف باندھتے تھے۔اور عمامے کے شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔ (طبقات ابن سعد: ص ۴۵۵)

۲۹)''لا ینظر اللّٰہ الیٰ قوم لا یجعلون عمائمھم تحت رد ائھم یعنی فی الصلٰوۃ ابو نعیم عن ابن عباس''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو قوم اپنی چادروں کے نیچے نماز میں سر پر عمامے نہیں باندھتی وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہے گی۔

(کنز العمال: ج۷،ص ۵۱۶رقم ۲۰۰۳۳)

۳۰)''عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَدْرَكْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ يَعْتَمُوْنَ بِعَمَائِمَ كَرَابِيْسَ سُوْدٍ وَ بِيْضٍ وَحُمْرٍ وَ خُضْرٍ الخ''۔سلیمان بن ابی عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین صحابہ کرام کو دیکھا وہ موٹے کپڑے کے سیاہ، سفید، سرخ اور سبز رنگ کے عمامے باندھتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ:۸/ ۲۴۱ رقم ۲۵۴۸۹)

اور امام شعرانی لکھتے ہیں!''کان ﷺ یام بستر الراس بالعمامہ او العلنسوۃ و ینھی عن کشف الراس فی الصّلوٰۃ''۔

حضور ﷺ عمامہ یا ٹوپی سے سر ڈھانپنے کا حکم فرماتے تھے اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔ (کشف الغمة: ص ۸۵

## ﴿فرض نمازوں کی تعداد رکعات﴾

فجر ------------- ۲ رکعات

ظہر ------------- ۴ رکعات

عصر ------------- ۴ رکعات

مغرب ----------- ۳ رکعات

عشاء ----------- ۴ رکعات

فرائض کی مندرجہ بالا تعداد رکعات حضور ﷺ کے زمانے سے اب تک امت کے تواتر عملی سے ثابت ہے۔ اس کے علاوہ اس کی تعداد احادیث میں بھی مذکور ہے۔ دیکھئے

نصب الرایہ ۱/ ۲۲۳ باب المواقیت معجم الکبیر للطبرانی ۷/ ۱۲۹ رقم ۱۴۱۴۳ السنن الکبرٰی للبیہقی ۱/ ۳۶۱ باب عدد رکعات الصلوٰة الخمس

## ﴿فجر کی رکعات ،۲رکعت (سنت مؤکدہ) ۲رکعت فرض﴾

۳۱)عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی شَیْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ۔

ترجمہ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔کہ رسول اللہ ﷺ کسی نفل کی اتنی زیادہ پابندی نہیں فرماتے۔جتنی فجر کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

۱)صحیح بخاری ۲/ ۷۰

۲)صحیح مسلم ۱/ ۲۵۱

۳۲)عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدَعُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْکُمُ الْخَیْلُ۔

ترجمہ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

۱)سنن ابی داؤد ۱/ ۱۸۴ رقم ۱۲۶۰

۲)شرح معانی الآثار ۱/ ۲۰۹

## ﴿ظہر کی رکعات﴾

### ﴿۴ رکعت (سنت مؤکدہ) ۴ فرض ۲ سنت (سنت مؤکدہ) ۲ نفل﴾

۳۳)عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لَا یَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ۔

ترجمہ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

(صحیح بخاری ۲/ ۷۴ باب رکعتین قبل الظهر)

۳۴)عَنْ أُمِّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ۔

ترجمہ۔حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعات پڑھیں تو اللہ تعالی اس پر آگ کو حرام فرمادیں گے۔

نوٹ۔ایک اور روایت میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا۔اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد، دو فجر سے پہلے۔

۱)جامع ترمذی ۱/ ۲۰۷ رقم ۴۰۷

۲) صحیح مسلم ۱/ ۲۵۱

## ﴿عصر کی رکعات﴾

### ﴿۴ سنت (غیر مؤکدہ) ۴ فرض﴾

۳۵)عَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِی اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ اِمرأً صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا.

ترجمہ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔کہ اللہ تعالی اس شخص پر رحم فرمائے۔جو عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتا ہے

۱)جامع الترمذی ۱/ ۲۷۲ رقم ۴۱۳

۲)مسند احمد ۲/ ۱۱۷ رقم ۵۹۸۰

۳)سنن ابو داؤد ۱/ ۴۰۷ رقم ۱۲۷۱

## ﴿مغرب کی رکعات﴾

### ﴿۳ رکعات فرض ۲ سنت (مؤکدہ) ۲ نفل﴾

۳۶)عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِی اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ رَكَعَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ كَانَ كَا لْمُعَقِّبِ غَزْوَةً بَعْدَ غَزْوَةٍ.

ترجمہ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔جس نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعات پڑھیں۔تو وہ ایسا ہے۔جیسے ایک غزوے کے بعد دوسرا غزوہ کرنے والا۔ (مصنف عبدالرزاق ۳/ ۴۵ رقم ۴۷۲۸ طبع بیروت)

۳۷)عَنْ أَبِی مَعْمَرٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَنْجَرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانُوا يَسْتَحِبُّوْنَ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

ترجمہ۔حضرت ابو معمر عبد اللہ بن سنجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مغرب کے بعد چار رکعات پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔ (مختصر قیام اللیل للمروزی ص ۸۵ باب یصلی بین المغرب و العشاء اربع رکعات)

## ﴿عشاء کی رکعات﴾

### ﴿۴ سنت غیر مؤکدہ) ۴ فرض، ۲ سنت (مؤکدہ) ۲ نفل ۳ وتر، ۲ نفل﴾

۳۸)عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانُوا يَسْتَحِبُّوْنَ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ.

ترجمہ۔حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت ادا کرنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

(مختصر قیام اللیل للمروزی ص ۸۵)

۳۹)عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰی رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِهٖ فَیَرْکَعُ أَرْبَعَ رَکْعَاتٍ ثُمَّ یَأْوِیْ اِلٰی فِرَاشِهٖ.

ترجمہ۔حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ سے روایت ہے۔کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی درمیانِ رات والی نماز کے متعلق پوچھا گیا۔تو آپ نے فرمایا۔کہ آپ ﷺ جماعت کے ساتھ نماز ادا کر کے گھر تشریف لاتے۔تو چار رکعتیں پڑھتے۔پھر اپنے بستر پر آرام فرماتے۔

(سنن ابوداؤد ۱/۱۹۷ باب فی صلٰوۃ اللیل)

۴۰)عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ یَقْرَءُ فِیْ أَوَّلِ رَکْعَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ ،قُلْ یَاأَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ .

ترجمہ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔کہ نبی ﷺ وتر تین رکعت ادا فرماتے تھے۔پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور دوسری رکعت میں "قل یاایھا الکافرون،، اور تیسری رکعت میں "قل ھو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے تھے۔

۱)شرح معانی الآثار ۱/۲۰۰

۲)صحیح ابن حبان ۶/۲۰۱ رقم۲۴۴۸ قال شعیب الارناؤط صحیح

۳)مصنف عبد الرزاق ۲/۴۰۴

۴۱)عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ.

ترجمہ۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔کہ نبی ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

۱)جامع الترمذی ۱/۱۰۸ رقم۴۸۱

۲)سنن ابن ماجہ ۲/۲۶۳ رقم۱۱۹۵

۳)سنن الکبریٰ بیہقی ۳/۳۲

## ﴿نماز میں تکبیر افتتاح کے وقت کانوں کے برابر ہاتھ اُٹھانا﴾

۴۲)"حَدَّثَنِیْ أَبُوْ کَامِلِ الْجَحْدَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا أُذُنَیْهِ"

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے حتیٰ کہ ان کو کانوں کے برابر کرتے۔

۱)صحیح مسلم: ۲/۷،رقم الحدیث ۸۹۱

۲)سنن ابن ماجہ: ۱/۶۲

۳)مسند احمد ۳/۴۳۶، رقم الحدیث ۱۵۶۸۵

حضرت براء بن عازب،حضرت انس،حضرت وائل بن حجر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی اسی طرح کی روایات ہیں۔

## ﴿نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پرناف کے نیچے رکھنا سنت ہے﴾

۴۳)حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ، رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

ترجمہ۔حضرت وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔میں نے نبی ﷺ کو دیکھا۔کہ آپ ﷺ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر زیر ناف باندھتے۔(اسنادہ صحیح) (مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۳۹۰ رقم ۳۹۵۹ بتحقیق محمد عوامۃ)

۴۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوب ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاق، عَنْ زِيَادٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيٍّ قَالَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ،،

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری ہتھیلی پرناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

۱)ابو داؤد نسخہ ابن اعرابی: ج ۱، ص ۲۸۰، رقم الحدیث ۳۵۱

۲)مسند احمد: ج ۱، ص ۱۱۰، رقم الحدیث ۸۷۵

۳)محلی ابن حزم: ج ۳، ص ۳۰

۴)زجاجۃ المصابیح: ج ۱، ص ۵۸۴، رقم الحدیث ۱۰۸۴

۵)سنن الکبرٰی بیہقی ۲/۳۱ رقم ۲۱۷۰

۶)توضیح السنن شرح آثار السنن ۱/۵۴۰، رقم الحدیث ۳۱۸

۷)الاوسط ابن منذر ۴/۱۸۶ رقم ۱۲۴۲

علامہ ابن المنذر فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری، اسحٰق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں۔اسحٰق بن راہویہ کا کہنا ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا حدیث کی رو سے انتہائی قوی اور تواضع کے قریب ہے۔ (الاوسط ابن المنذر: ج ۴، ص ۱۸۷ تحت رقم ۱۲۴۳)

حضرت انس، حضرت ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اور حضرت ابراہیم نخعی، ابومجلز رحمہم اللہ سے بھی روایات ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی ہیں۔

## ﴿تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا﴾

۴۵)''حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبِ نِ الْمَلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ''۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کہتے''سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک''۔

۱)سنن ابو داؤد: ج ۱، ص ۲۸۱، رقم الحدیث ۷۷۶

۲)جامع ترمذی مترجم: ج ۱، ص ۱۸۵، رقم الحدیث ۲۳۱ (

۳)شرح معانی الآثار طحاوی: ج ۱، ص ۲۰۴، رقم الحدیث ۱۰۸۴

۴)مستدرک حاکم: ج ۱، ص ۲۳۵

۵) سنن ابن ماجہ: ۲/۷، رقم ۸۰۶

۶) سنن دار قطنی: ۲/۶۰، رقم ۱۱۴۱

۷) زجاجۃ المصابیح: ج ۱، ص ۲۰۰، رقم الحدیث ۱۱۱۲

نوٹ: ابوداؤد کی سند حسن ہے۔ (دیکھئے: مرقات ۲/۲۷۸، طیبی)

## ﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھنا﴾

۴۶) ''حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ''

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی مگر میں ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

۱) صحیح مسلم ۲/۱۲ ا رقم ۹۱۶

۲) توضیح السنن ۱/۵۶۸

۳) زجاجۃ المصابیح ۱/۶۴۵ رقم الحدیث ۱۱۸۰

## ﴿امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا﴾

۴۷) ''حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ غَلَّابٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، وَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوْا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی۔ فرمایا جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہو تو تم میں سے ایک تمہارا امام بنے اور جب وہ امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ (یہ سند اور الفاظ مسند احمد کے ہیں)۔

۱) مسند احمد: ج ۴، ص ۴۱۵، رقم الحدیث ۱۹۹۶۱ ۔ کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یہ حدیث دیگر کتابوں میں موجود ہے۔

۲) صحیح مسلم: ج ۱، ص ۱۷۴

۳) صحیح ابی عوانہ: ج ۲، ص ۱۳۳

۴) سنن ابن ماجہ: ص ۶۱

۵) توضیح السنن: ج ۱، ص ۵۹۱، رقم الحدیث ۳۵۹ ۔ فرمایا ھو حدیث صحیح

۴۸) ''حَدَّثَنَا أَبُوْسَعْدِ الصَّاغَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا وَإِذَا قَالَ وَالضَّآلِّيْنَ : فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ الخ۔

(یہ سند اور متن مسند احمد کا ہے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! امام اس لیے ہوتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ سو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ اور جب وہ ولا الضآلین کہے تو تم آمین کہو۔

۱) مسند احمد: ج ۲، ص ۳۷۶، رقم الحدیث ۸۸۷۶

۲)صحیح مسلم: ج ۱، ص ۱۷۴، ابو بکر بن ابی شیبۃ،ابو خالد عن

۳)سنن ابن ماجه: ص ۶۱

۴) سنن نسائی: ج ۱، ص ۱۱۲

۵)مصنف ابن ابی شیبۃ: ج ۱، ص ۳۷۷

۶)سنن ابو داؤد ۱/ ۸۹

۷)زجاجۃ المصابیح: ج ۱، ص ۲۶۸، رقم الحدیث ۱۱۴۵

۸)توضیح السنن ۱/ ۵۹۲، رقم الحدیث ۳۲۰ هو حدیث صحیح.

مزید تفصیل دیکھنی ہوتو راقم کا رسالہ ''اربعین ظفر'' کا مطالعہ مفید رہے گا۔

۴۹)''حَدَّثَنِی عَنْ مَالِکٍ عَنْ أَبِی نُعَیمٍ وَهبِ بْنِ کَیْسَانَ أَنَّه سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ ،فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْإِمَامِ''۔

حضرت وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے جس شخص نے کوئی رکعت یا نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز نہ پڑھی مگر امام کے پیچھے ہوتو (نماز ہوگئی)۔

۱)مؤطا امام مالک: ص ۸۴ رقم ۱۸۷

۲)ترمذی شریف : ۱۱۸/۲ ترک القرأۃ

۳)مصنف عبد الرزاق: ج ۲، ص ۱۲۱

۴)مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱، ص ۳۶۰

۵)شرح معانی الآثار: ج ۱، ص ۱۴۱

۶)سنن الکبریٰ بیہقی: ج ۱، ص ۱۴۹

۷)توضیح السنن: ج ۱، ص ۸۹۹ رقم الحدیث ۳۶۶.

یہ بخاری کی سند ہے لہذا صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری شریف: ج۱،ص۳۳۷ اور ترمذی میں ہے هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

## ﴿امام کی قرأۃ مقتدی کی قرأۃ ہے﴾

۵۰)''حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ لَه اِمَامٌ: فَقِرَاْتُه لَه قِرَأْةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا! جس کا امام ہو،تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

اس حدیث کو فتح القدیر، امام الکلام، التعلیق الحسن، آثار السنن، عینی شرح بخاری، نہایہ میں صحیح فرمایا۔

۱)مسند احمد: ج۳، ص ۳۳۹ رقم ۱۴۶۹۸

۲)مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱، ص ۳۷۶

۳) شرح معانی الآثار ۱/ ۴۴۶، رقم الحدیث ۱۲۰۳

۴)سنن ابن ماجه: ج ۱، ص ۵۰

۵)سنن دار قطنی: ج ۱ ،ص ۳۳۳

۶)آثار السنن: ج ۱ ،ص ۸۷

۷)مصنف عبد الرزاق: ج ۲،ص ۱۳۶ ۔ تقریباً 37 کتابوں میں اتنی حدیث موجود ہے۔

## ﴿فرض نماز میں پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا﴾

۵۱)''عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ أَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ أَبِیْہِ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ فِی الْأُولَیَیْنِ بِأُمِّ الْکِتَابِ وَ سُوْرَتَیْنِ وَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْأُخْرَیَیْنِ بِأُمِّ الْکِتَابِ الخ ''۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

۱)صحیح بخاری: ج ۱ ،ص ۳۵۷،رقم الحدیث ۷۷۶

۲)صحیح مسلم: ج ۱ ،ص ۲۴۸،رقم الحدیث ۲۱۹

۳)توضیح السنن: ج ۱ ،ص ۱۲۲،رقم الحدیث ۳۸۶

۴)بلوغ المرام مترجم: ص،۵۵،رقم الحدیث ۳۰۷

## ﴿نماز میں آمین آہستہ آواز سے کہنا﴾

۵۲)''عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، 'أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ: فَقَالَ مَنْ خَلْفَہٗ اٰمِیْنَ: فَوَافَقَ قَوْلُہٗ: قَوْلَ أَھْلِ السَّمَاءِ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب قرأت کرنے والے (امام) نے غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین کہا۔ اور اسکے مقتدی نے آمین کہا۔ پس مقتدی کا کہنا آسمان والوں (فرشتوں) کی آمین کہنے کے موافق ہوگیا۔تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

۱)صحیح مسلم ۲/۱۸ ،رقم الحدیث ۹۴۷

۲)سنن ابو داؤد ۱/۳۶۲،رقم ۹۲۷

۳)صحیح بخاری: ج ۱ ،ص ۳۸۵،رقم الحدیث ۷۴۵

۴)زجاجۃ المصابیح: ج ۱ ،ص ۲۴۹ ،رقم الحدیث ۱۱۹۱

۵)توضیح السنن: ج ۱ ،ص ۴۰۶،رقم ۳۷۴

۵۳)''حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبِ نِ الْکَیْسَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عُمَرَ وَ عَلِیٌّ لَا یَجْھَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّأْمِیْنَ''۔

حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ، اعوذباللہ، اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔

۱)شرح معانی الآثار: ج ۱ ،ص ۴۱۹ مترجم، رقم الحدیث ۱۱۱۹

۲)زجاجۃ المصابیح: ج ۱ ،ص ۲۵۲ ،رقم الحدیث ۱۱۹۶

۳)توضیح السنن : ج ۱ ،ص ۴۱۹ ،رقم الحدیث ۳۸۵۔ اس روایت میں تمام راوی ثقہ ہیں۔

## ﴿رکوع اور سجدے میں تسبیحات پڑھنے کا بیان﴾

۵۴)''حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا سُحَيْمُ الْحَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مَجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيُّ عَنْ صَلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ: ثَلٰثًا وَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلٰثًا ''۔
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم اور سجدے میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے۔
(شرح معانی الآثار ۱ / ۴۸۲،رقم الحدیث ۱۳۲۱)

## ﴿رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے رفع الیدین منسوخ ہے﴾

۵۵)''حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْ أَيْدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ: اسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ''۔
حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باہر سے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے پس فرمایا کہ میں تم کو بدکے ہوئے گھوڑوں کی طرح رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔نماز میں سکون اختیار کرو۔

۱)صحیح مسلم ۲/ ۲۹،رقم الحدیث ۹۹۶ طبع بیروت
۲)سنن نسائی: ۴/ ۱۲ ۴ رقم ۱۱۷۱
۳)سنن ابو داؤد ۱/ ۳۸۴،رقم الحدیث ۸۹۷
۴)مسند احمد ۵/ ۱۰۷،رقم الحدیث ۲۰۳۴۲
۵)مصنف ابن ابی شیبۃ: ج ۲،ص ۴۸۶
۶)شرح معانی الآثار: ج ۱،ص ۳۰۹،طبع کراچی
۷)مسند ابی عوانۃ: ج ۲،ص ۵
۸)سنن الکبریٰ بیہقی: ج ۲،ص ۲۸۰ طبع ملتان
۹)جز رفع الیدین البخاری: ص ۱۱ ۲،رقم الحدیث ۳۷
۱۰)زجاجۃ المصابیح : ج ۱ ، ص ۵۷۳ ،رقم الحدیث ۱۰۶۷

نوٹ: اس حدیث سے متعدد محدثین وفقہانے رفع الیدین کو منسوخ مانا ہے۔
۱)علامہ علی القاری متوفی ۱۰۱۴ھ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں!''ولیس فی غیر التحریمہ رفع یدیہ عند ابی حنیفۃ لخبر مسلم عن جابر بن سمرہ''۔امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک اختلافی رفع یدین کی احادیث نہیں جس کی دلیل جابر بن سمرہ کی وہ حدیث جو مسلم میں ہے۔
۲)امام ابن نجیم مصری نے البحر الرائق: ج ۱،ص ۳۲۲ طبع کوئٹہ میں
۳)علامہ سید طحطاوی علیہ الرحمہ نے حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں
۴)امام جمال الدین زیلعی علیہ الرحمہ نے نصب الرایہ: ۱/ ۳۹۳ میں
۵)امام سرخسی نے مبسوط میں
۶)علامہ بدر الدین عینی شرح ہدایہ: ج ۱،ص ۶۶۲ میں

۷)علامہ کاسانی نے بدائع الصنائع: ج۱،ص ۲۰۷ میں

۸)شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے شرح سفر السعادۃ ص ۲۷ میں

۹)اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے فتاویٰ رضویہ: ج ۳ میں

۱۰)علامہ ظفر الدین بہاری نے صحیح البہاری: ج ۲،ص ۳۹۶ میں اس حدیث کے تحت رفع الیدین کو منسوخ مانا ہے۔

## ﴿بغیر رفع الیدین رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے نماز نبوی ﷺ﴾

۵۶)''حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ فِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ بِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ''۔

ترجمہ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھکر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف نماز کے شروع میں ہاتھ اُٹھائے۔امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور اکثر کبار صحابہ کرام اور تابعین اسی بات کے قائل ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم اور انکے متبعین) کا یہ بھی یہی مسلک ہے۔

۱)جامع ترمذی ۱/۱۵۴،رقم الحدیث ۲۵۸

۲)سنن ابو داؤد ۱/۳۰۳ رقم الحدیث ۷۴۲

۳)نسائی : ج ۱ ،ص ۱۱۷

۴) مسند احمد: ج ۱ ،ص ۳۸۸۔

اس حدیث کو امام ترمذی کے علاوہ تقریباً ۶۲ محدثین نے صحیح کہا ہے۔دیکھئے: راقم کی کتاب،حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تحقیق

## ﴿رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے پڑھنے کا بیان﴾

۵۷)''وَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ أَخْبَرَنِيْ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں سورج گرہن ہوا۔تو آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔اور جب رکوع سے سر اُٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا۔ (شرح معانی الآثار طحاوی: ج ۱ ،ص ۱۴۹،رقم الحدیث ۱۲۳۸)

اسی طرح کی دیگر روایات مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی ہیں۔

## ﴿رکوع سے سجدہ کو جانے کا طریقہ﴾

۵۸)''حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوْكَ الْفَحْلِ ''۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور جانوروں کی طرح نہ بیٹھے

(شرح معانی الآثار: ج ۱ ،ص ۵۲۰،رقم الحدیث ۱۴۱۲)

## ﴿ سجدہ کرنے کا طریقہ ﴾

۵۹)''حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ''۔

ترجمہ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے اور کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹنے کا حکم دیا۔امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱)جامع ترمذی ۱/ ۳۱۰،رقم الحدیث ۲۸۳ طبع بیروت

۲)بخاری شریف: ج ۱،ص ۳۹۲،رقم الحدیث ۷۷۱ مترجم

۳)مسلم شریف : ج ۱،ص ۲۷۹،رقم الحدیث ۹۹۹ مترجم

۴)سنن ابو داؤد ۱/ ۳۳۷ رقم۸۸۹

## ﴿ دو سجدوں کے بعد پہلی اور تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہونا ﴾

۶۰)''عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ (بغیر بیٹھے) اپنے قدموں کے اگلے حصے پر کھڑے ہوتے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اہل علم کا عمل ہے۔

۱)جامع ترمذی ۱/ ۳۱۹ رقم ۲۸۸ طبع بیروت

۲) الدرایہ ۱/ ۱۴۷ ، رقم ۱۷۸

۳)تحفۃ الاشراف ۱۰/ ۱۱۵

۶۱)عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَأَعْلِمْنِيْ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا،

ترجمہ:حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں۔ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔اور نماز پڑھی۔اور رسول اللہ ﷺ ایک کوشے میں تشریف فرما تھے۔وہ بعد نماز آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔اور سلام عرض کیا۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔واپس لوٹ جا۔اور جا کر نماز پڑھ۔تو نے نماز نہیں پڑھی۔وہ واپس آ گیا۔اور نماز پڑھ کر حاضر بارگاہ ہوا۔اور سلام عرض کیا۔آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا۔واپس لوٹ جا۔جا کر نماز پڑھ۔تو نے نماز نہیں پڑھی۔تیسری مرتبہ اس شخص نے عرض کیا۔حضور ﷺ مجھے نماز کا طریقہ سمجھا دیں۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔جب تم نماز کا ارادہ کرو۔تو اچھی طرح وضو کرو۔پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہہ۔اور جتنا قرآن میسر آئے پڑھ۔اس کے بعد اطمینان سے رکوع کر۔پھر سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا۔پھر اطمینان سے سجدہ کر۔پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جا۔پھر اطمینان سے سجدہ کر۔پھر سجدہ سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جا۔اور اسی طرح ساری نماز پڑھ۔

۱)صحیح بخاری جزء۸ صفحہ۱۶۹ رقم۶۲۶۷ مطبوعۃ قاھرہ

۲)سنن الکبریٰ بیھقی ۲/ ۳۷۲

۳)مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/ ۲۸۱ رقم۲۹۷۶

۴) شعار اصحاب الحدیث للحاکم صفحہ ۴۵ رقم ۴۶

۲۲)''حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدِ الْأَحْمَرِ،مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ،عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِیْ عَیَّاشٍ قَالَ أَدْرَکْتَ غَیْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ فِیْ أَوَّلِ رَکْعَۃٍ وَ الثَّالِثَۃِ،قَامَ کَمَا ھُوَ لَمْ یَجْلِسْ''۔

حضرت نعمان بن ابی عیاش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اکثر صحابہ (کے زمانہ) کو پایا ہے۔پس وہ جب پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے (سجدہ ثانیہ) سے اپنا سر اٹھاتے تو جلسہ استراحت کیے بغیر کھڑے ہوتے۔

۱)مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱/ ۳۹۵ رقم ۴۰۱۱

۲)زجاجۃ المصابیح: ۱/ ۵۹۲،رقم الحدیث ۱۰۹۹

عام مشائخ،تابعین،اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اسی پر عمل کرتے تھے۔دیکھئے (مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/ ۹۴،۹۵)

## ﴿تشہد میں کس طرح بیٹھے﴾

۲۳)''عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ کَانَ یَرَی عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَتَرَبَّعُ فِی الصَّلٰوۃِ اِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُہٗ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ حَدِیْثُ السِّنِّ فَنَھَانِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّۃُ الصَّلٰوۃِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَکَ الْیُمْنٰی وَ تَثْنِیَ الْیُسْرٰی فَقُلْتُ اِنَّکَ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فَقَالَ اَنَّ رِجْلَیَّ لَا تَحْمِلَانِیْ''۔

حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے۔کہ میں اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھتا،وہ نماز میں چار زانوں ہوکر بیٹھتے۔میں بھی اسی طرح بیٹھتا۔ان دنوں میں بچہ تھا۔عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے منع کیا۔اور فرمایا بے شک نماز میں سنت ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں موڑ دے۔(یعنی اوپر بیٹھے)۔میں نے کہا آپ تو چار زانوں بیٹھتے ہیں۔فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں برداشت کرتے۔

(۱) صحیح بخاری ۱/ ۲۰۹ ،رقم الحدیث ۸۲۷،باب سنۃ الجلوس فی التشھد طبع قاھرہ

## ﴿تشہد میں پڑھنے کا بیان﴾

۲۴)حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو یوں کہتے جبریل پر سلام۔میکائیل پر سلام،فلانے پر سلام۔پھر حضور ﷺ نے ہماری طرف منہ پھیرا اور فرمایا اللہ کا نام خود سلام ہے۔جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو یوں کہے''اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰتُ وَ الطَّیِّبٰتُ ،اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ،جب تم یہ کہو گے تو تمہارا سلام آسمان اور زمین میں جہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ ہے اسکو پہنچ جاوے گا۔أَشْھَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ۔

۱) صحیح بخاری : ج ۱،ص ۴۰۴،رقم الحدیث ۷۹۲

۲)شرح معانی الآثار: ۱/ ۵۳۶،رقم الحدیث ۱۴۵۳

۳)سنن ابو داؤد: ۱/ ۳۷۳،رقم الحدیث ۹۵۵

۴)جامع ترمذی: ۱/ ۲۰۳،رقم الحدیث ۷۳

## ﴿تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے﴾

۲۵)''عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُّدُ''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تشہد کو آہستہ پڑھنا سنت ہے۔(سنن ابو داؤد: ۱/ ۳۷۴، رقم الحدیث ۹۸۸ طبع بیروت)

## ﴿پہلے قعدہ میں تشہد سے زیادہ نہ پڑھنا﴾

۲۶)''عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَزِيْدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ''۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں میں تشہد پر زیادتی نہ کرتے تھے۔ (مسند ابی یعلی: ج ۴، ص ۳۴۸ ۲ رقم ۴۳۷۳)

## ﴿تشہد میں انگلی کا اشارہ﴾

۲۷)''حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَ يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَ ضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ، وَ رَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ..قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز میں (تشہد کیلیے) بیٹھتے وقت دایاں ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور انگشت شہادت اٹھا کر اشارہ فرماتے۔جبکہ بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر بچھا کر رکھتے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ حسن ہے۔

۱)جامع ترمذی: ۱/ ۳۸۲، رقم الحدیث ۲۹۴

۲) صحیح مسلم ۲/ ۹۰

۳)مسند احمد ۲/ ۱۴۷ رقم ۶۳۴۸

۲۸)حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَصِيْصِيُّ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهٖ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا۔

ترجمہ۔عامر بن عبداللہ سے روایت ہے۔کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا۔کہ نبی کریم ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے۔اور اسے حرکت نہیں دیا کرتے تھے۔(اسنادہ صحیح)

۱)سنن ابوداؤد ۱/ ۳۴۷ رقم ۹۹۱

۲)مستخرج ابی عوانة ۲/ ۳۵۵ رقم ۱۵۹۴

۳) شرح السنة للبغوی ۳/ ۱۷۸ رقم ۶۷۶

## ﴿تشہد کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھنا﴾

۲۹)''عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ''۔متفق علیہ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ایک دفعہ مجھ سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی۔تو وہ فرمانے لگے کیا میں تمہیں ایک ایسا تحفہ نہ دوں جو مجھے نبی کریم ﷺ سے ملا ہے۔میں نے کہا جی ہاں ضرور دیجئے۔تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم نے

نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے (نماز میں التحیات کے ذریعے) آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں سکھایا ہے اب آپ فرمایئے کہ ہم آپ پر اور آپ کے اھل بیت پر درود کس طرح بھیجیں۔تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس طرح بھیجا کرو۔اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ ال محمد۔۔۔آخر تک۔اس کی روایت بخاری و مسلم نے کی۔

۱)زجاجة المصابیح : ۱/۲۹۷ مترجم،رقم الحدیث ۱۲۸۳

۲)سنن ابو داؤد مترجم: ۱/۳۷۷،رقم الحدیث ۹۲۳

## ﴿نماز میں سلام کا طریقہ﴾

۷۰)"عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَأَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ یُسَلِّمُوْنَ عَنْ اَیْمَانِھِمْ وَعَنْ شَمَائِلِھِمْ فِی الصَّلٰوۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضوان اللہ علیہم نماز میں دائیں اور بائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃ اللہ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے الفاظ سے سلام پھیرتے تھے۔

۱)شرح معانی الآثار: ۱/۵۴۸،رقم الحدیث ۱۴۸۲

۲)سنن ابو داؤد مترجم: ۱/۳۸۳،رقم الحدیث ۹۸۳

## ﴿نماز کے بعد ذکر الٰہی﴾

۷۱)"حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسَی الْبَلْخِیُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَہُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَہُ أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ لِلذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ ذٰلِکَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ أَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذَالِکَ وَأَسْمَعُہُ"۔

ابومعبد مولیٰ ابن عباس نے بتایا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ ﷺ کے عہد میں رائج تھا۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے نماز سے فارغ ہونے کا اسی سے علم ہوتا جبکہ میں سنا کرتا۔

۱)سنن ابو داؤد: ۱/۳۸۳،رقم الحدیث ۱۰۰۵ طبع بیروت

۲)صحیح بخاری: ۱/۴۰۸،رقم الحدیث ۸۰۰

۳)شرح صحیح مسلم: ۲/۱۸۱،رقم الحدیث ۱۲۱۹

## ﴿نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا﴾

۷۲)"عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِیْہِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ الْفَجرَ فَلَمَّا سَلَّمَ اِنْحَرَفَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَ دَعَا"۔

حضرت اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انکے والد نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کی۔جب حضور ﷺ نے سلام پھیرا تو پلٹ گئے اور دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا فرمائی۔

۱)زجاجة المصابیح: ۲/۵۶ مترجم،رقم الحدیث ۱۳۲۲

۲)عمل الیوم واللیلة لابن السنی : ۱/۲۶۲،رقم ۳۷ میں بھی اسی طرح کا مفہوم منقول ہے۔

۳)مصنف ابن ابی شیبة ۱/۳۰۲ رقم ۳۱۱۰

## ﴿نماز وتر تین رکعت ہیں﴾

۷۳)''حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرِ الرَّقِّیُّ ثنا قَالَ شُجَاعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ الْوِتْرُ ثَلٰثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ''۔ (اسناده صحيح)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر تین رکعتیں ہیں۔جیسا کہ دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی تین رکعات ہیں۔(اسکی سند صحیح ہے۔)

۱)شرح معانی الآثار: ۱/۵۹۸،رقم الحدیث ۱۶۲۵

۲)زجاجۃ المصابیح: ۲/۲۶۵،رقم الحدیث ۱۶۳۹

۳)آثار السنن: ص۲۲۷،رقم ۶۱۹

۷۴)''وَعَنْهَا عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِهِنَّ :رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِیْ مُسْتَدْرَكِهٖ وَقَالَ اِنَّهٗ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَ مُسْلِمٍ''۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وتر پڑھتے تو دو رکعت کے بعد قعدہ کر کے (کھڑے ہو جاتے) اور تیسری رکعت کے ختم پر سلام پھیرتے۔اس کی روایت امام حاکم نے مستدرک میں کی ہے۔اور امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

۱)زجاجۃ المصابیح: ۲/۲۶۶،رقم الحدیث ۱۶۴۱

۲)مستدرک حاکم: ۱/۳۰۴ رقم ۱۱۴۰

۳)سنن نسائی ۱/۱۷۵/ ۴

۴)معجم الصغیر طبرانی: ۲/۱۸۱ ،رقم۹۹۰

## ﴿وتروں میں قنوت سے پہلے تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھانا﴾

۷۵)''عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِیْ اٰخِرِ رَكْعَةٍ مِنَ الْوِتْرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ، قَالَ الْبُخَارِیُّ هٰذَا الْاَحَادِيْثُ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے،پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے۔امام بخاری فرماتے ہیں،یہ تمام احادیث رسول ﷺ سے صحیح ثابت ہیں۔

۱)جز رفع الیدین: ص۸۰،رقم الحدیث ۱۶۴،۱۶۳ طبع الکویت

۲)مصنف ابن ابی شیبۃ: ۲/۳۰۷،رقم۷۰۲۷

۷۶)''حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِیْ يُوْسُفَ عَنْ أَبِیْ حَنِيْفَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِیِّ قَالَ تُرْفَعُ الْاَيْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِیْ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَ فِی التَّكْبِيْرِ لِلْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ وَفِی الْعِيْدَيْنِ وَ عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ بِجَمْعٍ وَ عَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ ''۔حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔آغاز نماز میں،وتروں میں،وتروں میں تکبیر قنوت کے وقت،عیدین میں،حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت،صفا مروہ پر،مزدلفہ اور عرفات میں اور دو جمروں کے پاس ٹھہرتے وقت۔

(شرح معانی الآثار: ۲/۴۹۳،رقم الحدیث ۱۴۰۸)

## ﴿دعائے قنوت﴾

۷۷)"حَدَّثنا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى،عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ،قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْغَدَاةَ،فَقَالَ فِيْ قُنُوْتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْکَ الْخَيْرَ ،وَ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ يَّفْجُرُکَ ،اَللّٰهُمَّ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ، وَاِلَيْکَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰى عَذَابَکَ، اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ،، حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے قنوت پڑھی،اللّٰھم انّا نستعینک.... آخر تک بالکفار ملحق۔اسکی سند صحیح ہے۔

۱)مصنف ابن ابی شیبة: ۳۱۴/۲،رقم ۷۱۰۰

۲)زجاجة المصابیح: ۲۷۷/۲

۳)سنن الکبریٰ بیھقی ۲۱۱/۲ رقم ۳۲۶۹

## ﴿نماز میں سجدہ سہو کا بیان﴾

۷۸)حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ "لِکُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ،،

ترجمہ۔حضور ﷺ نے ارشادفرمایاہر بھول کیلئے دوسجدے ہیں سلام کے بعد۔

۱)سنن ابوداؤد ۳۹۶/۱ رقم۱۰۲۵

۷۹)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا حَجَّاجُ عَنِ بْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ اَنَّ مُصْعَبَ ابْنِ شَيْبَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَکَّ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ.

ترجمہ۔حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو وہ دوسجدے کرے سلام پھیرنے کے بعد۔

۱)سنن ابوداؤد ۳۹۴/۱ رقم۱۰۲۰ مترجم

۲) سنن نسائی ۳۰/۳ رقم۳۴۸

۳)سنن الکبریٰ بیھقی ۳۳۶/۲ رقم۳۹۸۷

۴)مسند احمد ۲۰۵/۱ رقم ۱۷۵۲ طبع بیروت

۸۰)بخاری،مسلم،ابوداؤد،نسائی،ابن ماجه میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

"قَالَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ،،

ترجمہ۔حضور ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو غور کرے کہ درست کیا ہے اوراس کے مطابق (نماز) پوری کر کے سلام پھیر دے پھر دوسجدے کرے۔

۱)صحیح بخاری ۵۷/۱

۲)صحیح مسلم ۲۱۱/۱

۳)سنن نسائی ۱۸۴/۱

۴)سنن ابو دائود ۱ / ۱۴۶

۵)سنن ابن ماجه صفحه ۵

**۸۱ )حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔**

**اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔**

**ترجمہ۔ نبی ﷺ نے (صحابہ کرام کو) نماز پڑھائی اور اس میں بھول واقع ہوگئی تو آپ نے سجدہ سہو کیا، پھر تشھد پڑھی اور سلام پھیرا۔**

**۱)جامع ترمذی ۱ / ۲۵۳ رقم۳۷۸**

**۲)سنن ابو دائود ۱ / ۴۰۱رقم۱۰۴۱**

**۳)سنن نسائی ۳/ ۲۶ رقم ۱۲۳۶**

**۴)صحیح ابن حبان ۶/ ۳۹۴ رقم ۲۶۷۲ قال شعیب الارنووط اسنادہ قوی**

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم